طلب علم اور ادب

(خطبہ جمعہ) فضیلۃ الشیخ اسامہ خیاط (خطیب مسجد حرام مکہ مکرمہ)

طالب علم کی بہترین خوبی ادب ہے

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو، اس کا قرب تلاش کرو، اس کا دھیان رکھو، خوش نصیب وہی ہے جو اس سے ڈرتا ہے اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرتا ہے۔

برادران اسلام! طالب علم کیلئے سب سے بہتر خوبی اور سب سے افضل زینت ایسا ادب ہے جو ذلت سے بچائے، عیوب سے روکے، اور رزالت سے بلند رکھے۔ اسی سے تمام قلبی، عقلی اور علمی کمالات حاصل ہوتے ہیں اور توفیق کا وافر حصہ ملتا ہے۔ اس سے طالب علم ایک ایسی اینٹ کی حیثیت اختیار کرتا ہے جو امت کی تعمیر میں کام آنے کے قابل ہوتی ہے۔ وہ ایک مثالی مسلمان طالب علم بن جاتا ہے جو علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرلے، اور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے معلوم ہونے والے وعدہ الٰہی کا مستحق بن جاتا ہے۔ ارشاد نبوی ہے (من سلک طریقاً یلتمس فیه علماً سهل الله به طریقاً الی الجنة)

ترجمہ: ''جو شخص علم کی تلاش میں کسی راہ پر چلتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے''۔ اس حدیث کو امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے اپنی اپنی کتاب میں روایت کیا۔ جس کی منزل مقصود جنت ہو، اور جسے اس کے حصول کی امید ہو اسے اور کیا چاہیے۔ یہ بلند مقام اور اونچا درجہ حصول علم کے اداب کو ملحوظ رکھنے والوں کیلئے ہے۔

علمائے اسلام کی نظروں میں ادب وتربیت کی اہمیت:

امت مسلمہ کے علماء اور رہنماؤں کی نظر میں ادب کی انتہائی اہمیت ہے۔ انہوں نے اس کے اصول وضع کرنے اور تفصیلات میں خاص توجہ دی۔ اس کی خوبیوں کو اجاگر کر کے اور مقاصد کی عظمت واضح کر کے لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی اور اس مقصد کے حصول کیلئے مفید اور جامع کتابیں تصنیف کیں۔ غزالیؒ، نوویؒ، ابن خلدونؒ، ابن قیمؒ، ابن حجرؒ اور دیگر حضرات کی کتابوں میں یہ چیز نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ انہوں نے تربیت کے اس اہم باب کو خاص توجہ دی۔ جس کا تعلیم وتربیت پر ہر دور میں اثر رہا ہے۔

تربیت کے موضوع پر ان کتابوں کی اہمیت کی وجہ صرف یہ نہیں کہ ان میں تاکید ہے، اصول وضع کئے گئے ہیں، ان کی وضاحت اور تفصیل کی گئی ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان عوام نے ان کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور

پوری توجہ سے پڑھا۔ اس کا ایک مظہر علم کے ساتھ عمل کو اور اصول بیان کرنے کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کی اور قواعد کے ساتھ کردار کو ملا کر رکھنے کی مسلسل کوشش کی گئی ہے۔ تا کہ ایسا نہ ہو کہ قوم کی ناراضگی کا شکار ہو جائے۔ جن کا ذکر اس آیت میں فرمایا ہے: ﴿یا یھا الذین آمنوا لم تقولون مالا تفعلون ۝ کبر مقتاً عنداللہ أن تقولوا مالاتفعلون﴾ (الصّف: ۲۔۳) ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ تم جو کرتے نہیں وہ کہو تو اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

مسئلے کی اہمیت

اس وجہ سے ان آداب کو عمل کی دنیا میں زندہ اور مؤثر حیثیت حاصل ہوگئی۔ اس لئے علم اور عمل کے مابین باہمی تعلق کو مضبوط بنانے پر اس کے بلیغ اثرات ہوئے۔ یعنی اس کا اچھا انجام اور عمدہ اثرات اور مستقبل میں اس سے حاصل ہونے والے عظیم متوقع فوائد کو واضح کیا گیا۔ تب ہی ان پاکیزہ درختوں کا پھل ہمیں ان روشن مثالوں اور منور نمونوں کی صورت میں ملا۔ جس سے تعلیم دینے والوں کے بلند مقام اور علم حاصل کرنے والوں کے بلند آداب کی صورت گری ہوتی ہے۔ امام شافعیؒ جب اپنے استاذ محترم امام مالکؒ سے مؤطا پڑھ رہے تھے، اس وقت وہ اپنے استاذ کا کتنا ادب کرتے تھے۔ آپؒ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ امام مالکؒ کے سامنے میں آپ کے رعب اور ہیبت کی وجہ سے کتاب کا ورق بھی اتنی آہستگی سے پلٹتا تھا کہ آپؒ کو اس کی آواز نہ آئے۔ امام شافعی کے شاگرد ربیع بن سلمانؒ فرماتے ہیں ''اللہ کی قسم! مجھ پر امام شافعیؒ کی اتنی ہیبت ہوتی کہ ان کی نظروں کے سامنے پانی پینے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا'' امام حافظ شعبہ بن حجاجؒ فرماتے ہیں ''میں جس آدمی سے حدیث سن لیتا تھا زندگی بھر کیلئے اس کا غلام بن جاتا تھا۔'' امام احمد بن حنبلؒ نے اپنے استاذ امام شافعیؒ کے بیٹے سے فرمایا ''آپ کے والدان پانچ افراد میں شامل ہیں، جن کیلئے میں روزانہ سحری کے وقت دعا کرتا ہوں۔ ''امام شافعیؒ کے فرزند نے پوچھا ''وہ کیوں؟'' امام احمدؒ نے فرمایا: ''امام شافعیؒ تو اس طرح (اہم) تھے جس طرح زمین کیلئے سورج اور بدن کیلئے عافیت ہے؟ بھلا ان کا کوئی متبادل ہوسکتا ہے۔'' ایک بزرگ اپنے استاذ کے پاس جانے سے پہلے صدقہ کرتے تھے اور دعا کرتے تھے ''یا اللہ! میرے استاذ کا عیب مجھ سے پوشیدہ رکھنا اور مجھ سے اس کے علم کی برکت نہ چھیننا۔''

علماء کے اعلیٰ اخلاق کی مثالیں

اللہ کے بندو! یہ روشن اور دمکتی مثالیں چند ایک نہیں بلکہ شمار سے باہر ہیں۔ لیکن موجودہ نسل کو ان میں سے کس قدر یاد ہیں؟ اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ صورت حال کیا ہو چکی ہے؟ کمی بہت نمایاں ہے اور کوتاہی

انتہائی واضح ،کوتاہی کرنے والوں کوفضول قسم کے عذر تلاش کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ۔کیونکہ زندگی کے بنیادی اصول اور عقائد وہی ہیں اور آداب بھی وہی ہیں ۔جنھوں نے ان آداب پرعمل کیا تھا وہ ہم جیسے انسان ہی تھے ۔لیکن انہوں نے اللہ سے سچے وعدے کئے ،اللہ نے ان کا سچ ظاہر کر دیا۔وہ اللہ کے ساتھ مخلص تھے ،اللہ نے انہیں برگزیدہ بنا دیا، انہوں نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا ،اللہ نے انہیں عزت عطا فرمائی اور منتخب فرمالیا اور دنیا میں ان میں حسن سیرت کے تذکرہ کو دوام بخش دیا۔

درست نیت اور اچھی تربیت ضروری ہے

محترم سامعین! نیت کی دوستی پر اعمال کی قبولیت کا دارومدار ہے ۔لہذا ہر عمل میں اخلاص کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ۔طلبہ پر شفقت بھی ضروری ہے ،یعنی استاذ اپنے شاگردوں کو ایک شفیق ،خیر خواہ اور رحم دل باپ کی نظروں سے دیکھے ، جو اپنے بچوں کی بھلائی کیلئے کسی کوشش سے دریغ نہیں کرتا ۔وہ انہیں اچھی عادتوں کا خوگر بناتا ہے اور برے اخلاق سے منع کرتا ہے ۔اس مقصد کیلئے وہ اشارے کنائے کا طریقہ اختیار کرتا ہے اور جہاں تک ممکن ہو ڈانٹنے جھڑکنے سے اجتناب کرتا ہے ۔ان کی ذہنی سطح اور عقلی صلاحیت کا خیال رکھتے ہوئے ان سے ایسی باتیں بیان نہیں کرتا جو ان کی عقل وفہم سے بالاتر ہوں ۔یہ علم وعمل کی موافقت میں شامل ہے تا کہ کردار سے گفتار کی تردید نہ ہو ۔مذکورہ بالا امور پر توجہ دینا بہت ضروری ہے ۔ان میں سے جن چیزوں میں نقص پیدا ہو گیا ہے ،ان کی تجدید کرنا ضروری ہے اور اس کیلئے تعاون کے تمام راستے تیار کرنا اور تمام طریقے اختیار کرنا ضروری ہے ۔تب یہ امید کی جاسکتی ہے کہ علم پر عمل شروع ہو گا ،اساتذہ وطلبہ کے حقوق ادا ہوں گے ۔

اسلامی تربیتی عمل کے بنیادی رکن اور اس کی ترقی کا ایک اہم ترین باعث ،اور امت کو ''خیر امت'' کے مقام پر پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے تا کہ امت اقوام عالم میں اپنا شایان شان مقام حاصل کر سکے ۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔**﴿یا یها الذین آمنوا اذاقیل لکم تفسحوا فی المجلس فا فسحوا یفسح الله لکم و اذا قیل انشزوا فانشزوا یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین أوتوا العلم درجات والله بما تعملون خبیر ﴾** (المجادلة : ۵۸) ''مومنو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو تم جگہ کشادہ کر دو ،اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ جایا کرو ،تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم دیا گیا ہے اللہ ان کے درجات بلند کر دے گا ۔اور اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو باخبر ہے ۔

تربیت کے بارے میں ایک عمدہ جامع نصیحت:

مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق ورثے میں بہت سے قیمتی موتی اور نفیس نکات موجود ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم انہیں پڑھیں، ان کے معنی و مطالب پر غور کریں ان کے مقاصد کو سمجھیں اور ان میں موجود اسباق پر عمل کرنے کی مسلسل کوشش کریں۔ان میں مذکور طریقِ تعلیم، ذرائع اور بے شمار شواہد اور مثالوں سے استفادہ کریں۔ان میں جامع نصیحت جناب امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔اس میں یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں: ''استاذ صاحب کا تجھ پر یہ حق ہے کہ تو حاضرین کو عمومی سلام کہے اور استاذ صاحب کو خاص طور پر سلام کہے۔ان کے سامنے بیٹھیں۔ان کی موجودگی میں ہاتھ سے اشارہ نہ کریں، کسی اور شخص کی طرف نظریں نہ جمائیں۔ان کو یہ نہ کہیں: اس مسئلہ میں فلاں نے آپ کے برعکس موقف اختیار کیا ہے، ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کریں، ان کی مجلس میں کسی سے چپکے چپکے بات نہ کریں، ان کا کپڑا نہ پکڑیں، جب ان پر تھکن کے آثار ہوں تو مسائل پوچھنے پر اصرار نہ کریں۔ان کی مجلس میں زیادہ وقت گزار کر بھی سیر نہ ہوں۔استاذ کی مثال تو کھجور کے درخت کی سی ہوتی ہے کہ آپ انتظار کرتے ہیں۔کب درخت سے کوئی چیز گرتی ہے''۔(یہ روایت خطیب نے بیان کی ہیں۔الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع: ۳۴۷)

یہ عمدہ آداب اور اچھی عادات ہیں، ان پر اور ایسے دوسرے آداب پر عمل کرنے والا اعلیٰ منازل، انتہائی اونچے مراتب اور معزز ترین مقامات پر پہنچ جاتا ہے۔انہی سے اسے کامیابی، نیکی اور عاقبت کی بہتری حاصل ہوتی ہے جس کی اسے امید ہے۔اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر اس ادب پر مضبوطی سے عمل کرتے رہو جس سے تم اللہ کی رضامندی تک پہنچ سکو اور درود و سلام پڑھو۔امام المتقین، خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذات اقدس پر۔

ہدیہ تبریک

ہم محترم جناب **سعد مدنی** بن علامہ محمد مدنیؒ

متعلم جامعہ علوم اثریہ جہلم کو

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کا مرکزی صدر منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بخوبی ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

منجانب: مرکزی جمعیت اہل حدیث اہل حدیث یوتھ فورس و

اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن ضلع جہلم